از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 ستمبر 2000

ملک ارجنا مدھگل ناگپا و دیگراں

بنام

سٹیٹ آف کرناٹکا و دیگراں

[ایم۔جگند ھاراؤ اور ڈوریسوامی راجو، جسٹس صاحبان]

تعلیمی ادارہ۔طلباء کی زیادہ سے زیادہ تعداد کی اجازت صرف 60۔دراصل 75 طالب علموں کو داخل کیا گیا۔15 اضافی طلباء کو داخلہ دیا گیا۔امتحانات دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔عدالت عالیہ کے سامنے رٹ درخواست۔مسترد۔عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل۔ان کا داخلہ کالعدم اور اجازت شدہ کوٹے سے باہر تھا۔

ریاست پنجاب بنام رینو کا سنگلا، اے آئی آر (1994) ایس سی 59 اور مہاراشٹر بنام وکاس ساہب راؤ راؤنڈلے، اے آئی آر (1992) ایس سی 1926 پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 14409-14503، سال 2000۔

کمپیوٹر کوڈ نمبر 5141-5155، سال 2000۔

کرناٹک ہائی کورٹ کے 20.1.2000 کے فیصلے اور حکم سے رٹ درخواست نمبر 3773-87، سال 1999 میں ملکارجن مدھاگل ناگپا۔

درخواست کنندگانوں کے لیے نریش کوشک، این کے رائے، محترمہ شلپا چوہان اور محترمہ للیتا کوشک۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ادارے کا زیادہ سے زیادہ داخلہ فی حصے 30 طلباء ہے۔اس ادارے کے دو حصے ہیں۔داخل ہونے کی زیادہ سے زیادہ تعداد 60 ہے۔ہمارے سامنے درخواست گزار اضافی 15 طالب علم ہیں جن کو داخلہ دیا گیا تھا، جن کی کل تعداد 75 تھی۔ہائی کورٹ میں طلبہ اور ادارے نے مشترکہ عرضی درخواست دائر کی تھی اور ناکام رہے تھے۔لہذا 10 طلباء نے خصوصی اجازت کی درخواست بھی دائر کی ہے۔

ہم اس حقیقت سے متاثر نہیں ہیں کہ طلباء ہمارے سامنے محکمہ کے ان احکامات کو چیلنج کر رہے ہیں کہ انہیں امتحان دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر ان کا داخلہ درست نہیں تھا اور 60 کے اجازت شدہ کوٹے سے باہر تھا، تو ہم درخواست کنندگان کی مدد نہیں کر سکتے۔

فاضل سنگل جج اور ڈویژن بنچ نے ریاست پنجاب بنام رینو کا سنگلا، اے آئی آر (1994) ایس سی 59 (پیرا 8) اور ریاست مہاراشٹر بنام وکاس ساہب راؤ راؤنڈیل، اے آئی آر (1992) ایس سی 1926 میں اس عدالت فیصلے کو لاگو کرنے اور یہ اعلان کرنے میں کہ یہ داخلہ غیر قانونی تھا، بالکل درست تھا۔ مذکورہ بالا فیصلوں کے متعلقہ حصے حسب ذیل ہیں:

ریاست پنجاب بنام رینو کا سنگلا، اے آئی آر 1994 ایس سی 59۔

"پورے بھارت میں میڈیکل کورس میں داخلہ مختلف قوانین کے تحت بنائے گئے ضوابط سمیت مختلف قانونی کی توضیعات تحت ہوتا ہے۔ پچھلے کئی سالوں کے دوران تعلیمی مہارت حاصل کرنے کے لیے مختلف طبّی اداروں میں داخلوں کو منظم کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ لیکن، ایک ہی وقت میں، ایک جوابی کوشش بھی واضح اور قابل دید ہے، جس کے ذریعے امیدوار، جو مختلف قانونی حکام کی طرف سے مقرر کردہ نشستوں کے خلاف داخلہ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہیں، رٹ درخواستیں دائر کرتے ہیں اور ایسے درخواست کنندگان کو داخل کرنے کے لیے عبوری یا حتمی ہدایات دی جاتی ہیں۔ ہم اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام ہیں کہ عدالت عالیہ یا یہ عدالت اس طرح کی ہدایات جاری کرنے میں کس طرح فراخدلی یا لبرل ہو سکتی ہے جو حقیقت میں متعلقہ حکام کو طلباء کے داخلے کے سلسلے میں اپنے قانونی قوانین اور ضوابط کی خلاف ورزی کرنے کی ہدایت دینے کے مترادف ہے۔"

ریاست مہاراشٹر بنام وکاس ساہب راؤ راؤنڈیل، اے آئی آر (1992) ایس سی 1926۔

"تعلیم کے طریقہ کار اور امتحانی نظام پر قابو پانے کے لیے معیاری اور عدالتی ضابطے کو سست کرنا تعلیم کے موثر انتظام کے لیے نقصان دہ ہے۔ اپیل گزاروں کو قانون کی نافرمانی کرنے کی ہدایات قانون کی حکمرانی کی خلاف ورزی ہیں، جو کہ نظم و ضبط کی افزائش کا ایک ذریعہ ہے، اس لیے عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دیے گئے اپنے خصوصی اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، اپیل گزاروں کو طلباء کو امتحان وغیرہ میں شرکت کی اجازت دینے کی ہدایت کرتے ہوئے قانون میں واضح غلطی کی۔".

ہم مذکورہ بالا فیصلوں میں ظاہر کردہ نقطہ نظر سے احترام کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواستیں خارج کر دی جاتی ہیں۔

ٹی۔این۔اے۔ **درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document